مجلس مشاورت

☆ **ڈاکٹر سید امجد حسین**
ایمیریٹس پروفیسر آف کارڈیو وسکولر سرجری، ایمیریٹس پروفیسر آف ہیومینیٹیز، دی یونیورسٹی آف ٹولیڈو، ۲۸۳۶ میپلے روڈ، ماؤمی، اوہیو، ۴۳۵۳۷ امریکہ۔

☆ **ڈاکٹر علی بیات**
صدر، شعبہ اردو، تہران یونیورسٹی، تہران، ایران۔

☆ **پروفیسر سوتری شرستھ**
ٹربھوان یونیورسٹی، کھٹمنڈو، نیپال

☆ **زکریا ورک**
اونٹاریو، کنیڈا۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر رضیہ سلطانہ**
وائس چانسلر، شہید بینظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور۔

☆ **پروفیسر فتح محمد ملک**
سابق ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد و سابق چیئرمین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

☆ **عذرا وقار**
سابق سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، مرکز فضیلت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر ارشد اسلام**
شعبہ تاریخ وتمدن، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، کوالالمپور، ملائیشیاء۔

☆ **ڈاکٹر علی اطہر**
صدر، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر اسلم سیّد**
ہمبلٹ یونیورسٹی، جرمنی۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر شاہد صدیقی**
وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر سیّد منہاج الحسن**
ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہومینیٹیز یونیورسٹی آف پشاور۔

☆ **ڈاکٹر غلام قاسم مروت**
ڈائریکٹر، ہائیر ایجوکیشن ٹیچرز ٹریننگ اکیڈمی (HETTA)، گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا، پشاور۔

☆ **ڈاکٹر سلیم اختر**
سابق پرنسپل ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، مرکز فضیلت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ششماہی مجلہ

تاریخ و ثقافت پاکستان

جنوری-جون ۲۰۱۷ء

مدیر اعلیٰ

سید عمر حیات

مدیر

ڈاکٹر فرح گل بقائی، سینئر ریسرچ فیلو

معاون مدیران

ڈاکٹر حمایت اللہ یعقوبی، ریسرچ فیلو

ڈاکٹر الطاف اللہ، ریسرچ فیلو

قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت

مرکزِ فضیلت، قائد اعظم یونیورسٹی (نیو کیمپس) شاہدرہ روڈ، اسلام آباد

فون: ۴۰-۲۸۹۶۱۵۱-۰۵۱، فیکس ۲۸۹۶۱۵۲-۰۵۱

افسر مطبوعات : محمد منیر خاور

تدوین کار : محمد سلیم، راؤ طاہر حسین

پروف خوانی : سید ساغر عباس ہمدانی

کمپوزنگ/سرورق : زاہد عمران

ناشر : قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، مرکزِ فضیلت، قائداعظم یونیورسٹی (نیو کیمپس)، اسلام آباد۔

مطبع : روحانی آرٹ پریس، چغتائی پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد۔

قیمت : ۱۰۰ روپے

پوسٹ بکس نمبر 1230، اسلام آباد

ای میل mujallahpjhc@yahoo.com

ویب سائٹ www.nihcr.edu.pk

مندرجات

جلد ۲۸، شمارہ ۱، شمارہ مسلسل ۵۵	جنوری-جون ۲۰۱۷ء

۱۔ پشتو اور آریائی زبانوں کا تہذیبی ولسانی رشتہ ڈاکٹر حنیف خلیل ۷-۲۶

۲۔ مسئلہ کشمیر اور امریکی پالیسی (۱۹۹۰ء کی دہائی میں) ڈاکٹر الطاف اللہ
ڈاکٹر فضل ربی ۲۷-۴۸

۳۔ اردو ناول: برطانوی عہد میں برصغیر کی تاریخ وثقافت کا امین ڈاکٹر شاہد نواز ۴۹-۶۰

۴۔ اسلام کا تصور تفریح اور ابلاغیات ذوالفقار علی قریشی
محمد علی لغاری ۶۱-۷۶

۵۔ عہد نبویؐ اور دورِ حاضر میں خواتین کی پیشہ ورانہ سرگرمیوں کا تقابلی جائزہ
بشریٰ سجان ۷۷-۹۰

۶۔ فکرِ اقبال میں اسلامی شعائر کی اہمیت محمد عامر اقبال ۹۱-۱۰۴

۷۔ پشتو ادب میں تحقیق کے ارتقائی سفر کا تنقیدی مطالعہ
نقیب اللہ احساس، ڈاکٹر جاوید اقبال ۱۰۵-۱۲۰

☆ کتاب پر تبصرہ (جناح رتی اور میں) تبصرہ نگار: ڈاکٹر فرح گل بقائی ۱۲۱-۱۲۴

☆ مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات ۱۲۵-۱۲۸

اس شمارے کے شرکاء

☆ ڈاکٹر حنیف خلیل

ایسوسی ایٹ پروفیسر، قومی ادارہ برائے مطالعہ پاکستان، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆ ڈاکٹر الطاف اللہ

ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ وثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆ ڈاکٹر فضل ربی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ مطالعہ پاکستان، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (NUML) اسلام آباد۔

☆ ڈاکٹر شاہد نواز

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سرگودھا۔

☆ ذوالفقار علی قریشی

اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف میڈیا اینڈ کمیونیکیشن سٹڈیز، یونیورسٹی آف سندھ، جامشورو

☆ محمد علی لغاری

اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف مسلم ہسٹری، یونیورسٹی آف سندھ، جامشورو

☆ بشریٰ سبحان

پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، ٹیکسلا انسٹیٹیوٹ آف ایشین سٹڈیز، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

☆ محمد عامر اقبال

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

☆ نقیب اللہ احساس

ایم فل سکالر، شعبہ پشتو جامعہ بلوچستان کوئٹہ

☆ ڈاکٹر جاوید اقبال

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پشتو جامعہ بلوچستان کوئٹہ

☆☆☆

پشتو اور آریائی زبانوں کا تہذیبی و لسانی رشتہ

ڈاکٹر حنیف خلیل*

Abstract

Most of the historians and linguists have placed Pashto language into the Arian family of languages and then into the sub branch of Indo-Iranian group of languages. Sanskrit and Zhand are the other two ancient languages of the relevant civilizations. By putting a glance on the historical linguistic and socio-cultural background of the said languages it has been cleared that Pashto influenced languages from time to time.

Indus Valley Civilization had accepted the or linguistic impacts of the Pakhtuns in the region. Before Islamic era Vadic literature prevailed in the sub-continent therefore the article would establish the relation between vadic literature and the Pakhtuns. The present study tried to explain that Pakhtuns tribes had played a vital role during that time which definitely leads to the historical linguistics and particularly the relation of Pashto with other Indo-Arian languages. Arians had brought India the Vadic civilization which Pakhtun culture and geography had impacted along-with Dravidian culture. Therefore, the linguistic influence of Indo-Arian languages from Pashto is also natural. This paper presents a cultural and linguistic study in historical context with the help of relevant references.

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، قومی ادارہ برائے مطالعہ پاکستان، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

پشتو برصغیر کی ایک قدیم ترین زبان ہے۔ماہرین لسانیات اس زبان کو ہند ایرانی خاندان میں رکھتے ہیں اور قدیم مشرقی زبانوں میں سنسکرت اور ژندکی ہمعصر زبان گردانتے ہیں۔ مشرقی زبانوں میں ہند آریائی اور ہند ایرانی زبانوں کے مطالعہ میں پشتو زبان کو لازمی طور پر زیر بحث لایا جاتا ہے اور یوں پشتو، سنسکرت اور ژند کے تہذیبی و لسانی اشتراکات پر تحقیقات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے۔مذکورہ تینوں زبانوں کے لسانی و تاریخی پس منظر کا سراغ لگانے کے لئے آریائی، ایرانی اور گندھارا تہذیبوں کے بارے میں بھی تحقیق ناگزیر ہو جاتا ہے۔ خصوصی طور پر آریاؤں کی بنیاد، اُن کا اصل اور تاریخی و تہذیبی پس منظر اُجاگر کئے بغیر ان زبانوں کے لسانی و تہذیبی رشتے کا پتہ لگانا ممکن نہیں رہتا۔ اس تناظر میں پشتو کو ایرانی زبانوں کے خاندان سے متعلقہ سمجھتے ہوئے اس زبان کو آریائی تہذیب کی بنیادیں فراہم کی جاتی ہیں۔ آریا اصل میں کون لوگ ہیں۔ آریاؤں کا دراوڑی تہذیب سے کیا رشتہ ہے اور اُن تہذیبوں سے منسلک زبانوں میں پشتو کی کیا حیثیت ہے۔ ان سوالوں کے جواب سے پشتو کا آریائی زبانوں سے تہذیبی و لسانی رشتہ ڈھونڈا جا سکتا ہے۔

پختونوں کو آریاء النسل ثابت کرنے والوں نے پہلے پیش کردہ نظریات کا تنقیدی جائزہ لینے کے بعد یہ ثابت کیا کہ ان تمام پیش کردہ نظریات میں کافی اشکالات و مشکلات موجود ہیں اور بہت سی کڑیاں تاریخی لحاظ سے ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔ پختونوں کو آریا ثابت کرنے والوں کے پاس سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ جن دس آریائی قبائل کے درمیان مشہور جنگ ہوئی تھی اور ان میں پختون بھی شامل تھے اور کچھ اشارے رگوید اور اوستا سے بھی ملتے ہیں لیکن یہ اشارے اور آریائی قبائل کی جنگ میں پختون قبائل کا شریک ہونا پختونوں کو آریا ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں جیسا کہ پروفیسر پریشان خٹک نے بھی لکھا ہے:

> ''اگر یونانی مورخین کے پکتو پکھتویس، پکتیکا وغیرہ سے مقصد پشتون اور پشتونوں کا علاقہ بھی لیا جائے تو اسے رگوید کے پکھتا سے ملا کر مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں پشتونوں کے آریا النسل ہونے کے لئے کافی ثبوت نہیں ہے''۔۱

اس بات میں یقیناً وزن ہے۔ اس لئے کہ جب پختونوں کی زبان و ثقافت کی

جڑیں آریاؤں سے کہیں زیادہ قدیم ہونے کے لئے شواہد موجود ہیں تو پختون کس طرح آریا النسل ہو سکتے ہیں ۔

مولانا عبد القادر کی دلیل تو یہ تھی کہ:

> اگر وسط ایشیا کے اس علاقے کے رہنے والے لوگوں کی پر اکرتی زبانوں سے پہلے کوئی زبان تھی تو اس کی دعویدار صرف پشتو ہو سکتی ہے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ پشتو زبان کا رشتہ اور ریشہ سامی، انڈہ ایرانی، چینی، سنسکرت، اوستا اور دیگر بہت سی زبانوں سے ہے۔ یہاں سے جا کر باقی دنیا میں پھیلنے والی اقوام اگر مختلف ناموں سے یاد ہوتی رہیں تو یہاں کے اصل باشندوں کا بھی کوئی نہ کوئی نام ہونا چاہیے۔[۲]

مولانا عبدالقادر مرحوم کے خیال میں نام وہی پکتین اور پکتویس تھا جس کا ذکر یونانی مئورخین نے کیا تھا۔ بات یہاں تک تو درست ہو سکتی ہے کہ پختونوں نے کئی زبانوں کو متاثر کیا ہے۔ لیکن پشتو کا وسطی ایشیا کی پہلی مہذب زبان ہونے کے لئے کوئی تاریخی ثبوت موجود نہیں البتہ پشتو کی جڑیں اگر ماقبل آریائی زبان سے ملیں تو کم از کم اتنا تو ثابت کیا جا سکتا ہے کہ پختون آریاؤں سے قدیم ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر مظفر حسن ملک کی تحقیق مزید رہنمائی کر سکتی ہے۔ وہ مختلف حوالوں سے لکھتے ہیں:

۱۔ مختلف افغان قبائل نسلی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

۲۔ اگر یہ نظریہ قبول کر لیا جائے کہ ہیروڈوٹس نے جن پکتائی قبائل کا ذکر کیا ہے وہ پختون ہی ہیں(جدید محققین اس نظریے کو قبول کرتے ہیں) تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ افغان قبائل ہزار سال سے ہندوستا ن کے شمال مغرب اور بلوچستان میں قیام پذیر ہیں۔ اگر ان کو اتنا قدیم مان لیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ یہ لوگ ایک زمانے میں ہندو دھرم اور اس کے بعد بدھ مت کو قبول کر چکے تھے۔ مدت تک افاغنہ کے علاقوں میں بدھ مت قائم رہا، جس کے آثار ملتے ہیں مگر دسویں صدی عیسوی میں جس جوش و خروش سے انھوں نے اسلام قبول کیا اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

۳۔ رگ وید میں جن آریا قبائل کی فہرست دی گئی ہے یا ذکر کیا گیا ہے، ان میں پکتا

(پختون) اور گندھا را قبائل کا بھی نام موجود ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا اپنا بادشاہ تھا۔

۴۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پشتو اور پختون آریاؤں کی آمد سے بھی قدیم ہیں اور ان کا مرکزی شہر باختر بابل اور نینوا کا ہمعصر ہے۔(اسے اب بلخ کہا جاتا ہے) داریوش کبیر کے سنگی کتبوں میں جو خط میخی میں لکھے گئے ہیں اور ۵۱۶ق م کے لگ بھگ تحریر ہوئے ہیں، ان میں سے کم از کم تین میں علاوہ اوستا کے، پشتو عبارت بھی تحریر ہے نیز یہ بھی ذہن نشین رہے کہ پشتو زبان اتنی قدیم ہے کہ اس کے الفاظ اور مصادر دنیا کی قدیم ترین زبانوں، اوستا، قدیم فارسی اور پہلوی اور سنسکرت میں شامل ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آریاؤں کی نقل مکانی کا قدیم ترین سلسلہ باختر میں ہی ہوا۔ یہ عمل کوئی اڑھائی ہزار سال قبل مسیح و قوع پذیر ہوا، پشتو زبان اس وقت بھی موجود تھی اور باختر کا علاقہ اس عہد میں بھی آباد تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پختونوں کی اپنی تاریخ ہے جو دیگر اقوام، مثلا بابل اور نینوا کی ہمعصر ہے''۔۳

اکثر ماہرین لسانیات پشتو کو ہند ایرانی زبان کی شاخ سمجھ کر اسے قدیم فارسی کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں مگر ان ماہرین کی یہ رائے پشتو کو نہ سمجھنے کا شاخسانہ ہے۔ پشتو اصل میں ایک الگ زبان ہے جس کے اثرات ہندوستان کی قدیم زبانوں سنسکرت اور ژند نے بھی قبول کیے۔ پختون ماہر لسانیات جناب سلطان محمد صابر نے اس حوالے سے بہت قابل قدر تحقیق کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

آریانا میں ایک زبان بولی جاتی تھی جیسا کہ استرابو نے کہا ہے اور پھر ہند اور پارس کی جغرافیائی اور مختلف تہذیبوں کی وجہ سے دو علیحدہ علیحدہ زبانیں بنیں یا پیدا ہوئیں جن میں ایک زرتشت کی کتاب " اوستا" کے نام سے اوستائی اور پھر پہلوی یا پارسی ہوئی اور دوسری جو آریانا کے مشرق میں پیدا ہوئی سنسکرت کے نام سے سامنے آئی یعنی یہ دونوں زبانیں ایک بڑی زبان سے وجود میں آئیں یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ سنسکرت، اوستا یا پارسی زبانوں کی آمد سے پہلے جو زبان آریانا کے لوگ بولتے تھے اس کا نام کیا ہے